از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 دسمبر 1964

جان ڈگلس کیت برون

بنام

سٹیٹ آف ویسٹ بنگال

[راگھوبر دیال اور جے آر مدھولکر، جسٹس صاحبان]

فیکٹری ایکٹ (63، سال 1948)، دفعات 52 اور 92-دائرہ کار-منیجر کے ذریعہ خلاف ورزی-اگر "قابض" ذمہ دار ہے.

اپیل کنندہ کچھ ملوں کا "قابض" تھا، جیسا کہ فیکٹریز ایکٹ کی دفعہ 20(n) میں بیان کیا گیا ہے. ملوں کے منیجر نے ایکٹ کی دفعہ 52 کی شرائط کی خلاف ورزی کی جس کے تحت، جب بھی کارکنوں کو ہفتہ وار تعطیل پر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو ہر اس کارکن کے سلسلے میں چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کی مخصوص اجازت حاصل کی جانی چاہیے جسے اس دن کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے. اگرچہ منیجر نے اپیل کنندہ کو آگاہ کیا کہ وہ کیا کرنے کی تجویز کر رہا ہے، لیکن اپیل کنندہ نے اسے کام کے نئے شیڈول کو نافذ کرنے سے روکنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا جو کہ دفعہ 52 کی خلاف ورزی تھی. اپیل کنندہ پر ایکٹ کی دفعہ 52 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 92 کے تحت جرم کا الزام عائد کیا گیا اور اسے مجرم قرار دیا گیا. سزا کی تصدیق سیشن عدالت نے اپیل میں اور ہائی کورٹ نے نظر ثانی میں کی. سپریم کورٹ میں اپیل میں یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 52(i) (b) (i) کے تحت منیجر پر یہ فرض عائد کیا گیا تھا کہ وہ ہفتہ وار تعطیل میں تبدیلی کے بارے میں مناسب اتھارٹی کو نوٹس دے، اور منیجر کی اس طرح کا نوٹس دینے میں غلطی قبضہ کرنے والے کو واضح طور پر ذمہ دار نہیں بنائے گی.

حکم ہوا کہ: دفعہ کے ابتدائی الفاظ ہفتے کے پہلے دن کسی بالغ کارکن کو فیکٹری میں کام کرنے کی ضرورت یا اجازت دینے کی ممانعت کی نشاندہی کرتے ہیں. یہ ممانعت عام ہے اور کسی مینیجر تک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

محدود نہیں ہے. اگر شق (a) اور (b) کے تحت اقدامات کیے جاتے ہیں تو ممانعت ختم کر دی جاتی ہے. شق (b) کے تحت منیجر صرف ممانعت سے استثنیٰ حاصل کرنے کے مقصد سے نوٹس دے اور ظاہر کر سکتا ہے اور اس لیے یہ منیجر پر کچھ کرنے کا مثبت فرض عائد نہیں کرتا ہے. اس کے بعد، جہاں دفعہ 52 (1) کے ذریعے نافذ کردہ ممانعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کچھ کیا گیا تھا، منیجر اور "قابض" دونوں ذمہ دار ہوں گے. [641 E-G]

مزید بر آں، منیجر نے جو کیا وہ مکمل علم کے ساتھ اور ممکنہ طور پر اپیل کنندہ کی رضامندی سے کیا گیا تھا. "قابض" جس کو حقیقی علم ہو کہ مینیجر کچھ ایسا کر رہا ہے جو دفعہ 52 (1) شق (a) اور (b) کے دائرہ کار میں نہیں ہے، اسے دفعات کی شرائط کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا جانا چاہیے. [644 E]

مدھیہ پردیش کی ریاستی حکومت بمقابلہ مگن بھائی دیسائی بھائی، اے آئی آر (1954) ناگپور. 41، حوالہ دیا گیا.

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 66، سال 1962.

فوجداری ترمیم نمبر 362، سال 1961 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 11 ستمبر 1961 کے فیصلے اور حکم سے اپیل.

اپیل گزار کی طرف سے جے این گھوش، نٹ بہاری مکھرجی اور سکمار گھوش.
پی کے بوس کے لیے کے بی باگچی، بی این کرپال، جواب دہندہ کے لیے

عدالت کا فیصلہ جسٹس مدھولکر نے سنایا.

کلکتہ میں ہائی کورٹ کے فیصلے سے اس اپیل میں زور دیا گیا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا فیکٹری پر قابض فیکٹری ایکٹ، 1948 کی دفعہ 92 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے تحت قانون کی دفعہ 52 کی شرائط کی خلاف ورزی پر جرمانے کا ذمہ دار ہے.

اپیل کنندہ جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ، کلکتہ کا منیجنگ ڈائریکٹر ہے، جو رام کرسٹوپور، ضلع ہاوڑہ کی ہاوڑہ ملز کمپنی لمیٹڈ کے منیجنگ ایجنٹ ہیں اور اس طرح ایکٹ کے دفعہ (n)20 میں موجود اصطلاح کی تعریف کے اندر ملوں کے "قابض" ہیں. جے پی بیل جون 1957 میں ملز کے منیجر تھے. اپیل کنندہ اور بیل دونوں پر دفعہ 52 کے ساتھ پڑھے جانے والے ایکٹ کی دفعہ 92 کے تحت جرم کا الزام عائد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا گیا. تاہم، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمے کی سماعت کے دوران منیجر کو انگلینڈ جانے کی اجازت دی گئی تھی اور استغاثہ صرف اپیل گزار کے خلاف ہی جاری رہا. اسے اس جرم کا مجرم قرار دیا گیا اور اسے سب ڈویژنل مجسٹریٹ، ہاوڑہ کے ذریعے -/400 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی. اس کی اپیل کو سیشن جج، ہاوڑہ نے مسترد کر دیا. اسی طرح، ہائی کورٹ کے سامنے ان کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی. تاہم، ہائی کورٹ نے انہیں اس اثر کا سرٹیفکیٹ دیا کہ یہ مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں ہے اور اسی طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے.

مدھیہ پردیش کی ریاستی حکومت بمقابلہ مگن بھائی دیسائی بھائی ([1]) کے فیصلے پر اپیل کنندہ کی جانب سے انحصار کو ہمارے سامنے رکھا گیا تھا جس میں میں اس دلیل کی حمایت میں فریق تھا کہ جہاں فیکٹری کے منیجر پر کسی خاص کام کو انجام دینے کا فرض عائد کیا جاتا ہے تو ایسا کرنے سے اس کی غلطی قبضہ کرنے والے کو متاثر نہیں کرے گی. فاضل وکیل کے مطابق اپیل کنندہ کی غلطی یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (b) کے تحت فیکٹری کے منیجر پر فرض عائد کیا جاتا ہے کہ وہ مناسب اتھارٹی کو ہفتے کے پہلے دن سے ہفتہ وار تعطیل میں تبدیلی کا نوٹس دے نہ کہ قبضہ کرنے والے کو. فاضل وکیل کے مطابق منیجر کی طرف سے اس طرح کا نوٹس دینے میں غلطی قبضہ کرنے والے کو کسی بھی طرح سے ذمہ دار نہیں بنائے گی جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ منیجر کی طرف سے ڈیوٹی کی خلاف ورزی کی اس کی طرف سے کوئی ملی بھگت تھی. یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس کا لازمی طور پر یہ مطلب ہونا چاہیے کہ جب تک قبضہ کرنے والے کے پاس ایکٹ کی دفعہ 52(1) کی شرائط کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ نہ ہو وہ خلاف ورزی کا ذمہ دار نہیں ہو گا. اس اثر کے لیے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں کہ اپیل کنندہ کو اس غلطی کے بارے میں معلوم تھا اور پھر بھی اس نے اس کی سازش کی تھی، اس لیے اس کی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے.

دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (1) اس طرح پڑھتی ہے:

"کسی بھی بالغ کارکن کو ہفتے کے پہلے دن فیکٹری میں کام کرنے کی ضرورت یا اجازت نہیں ہو گی (یہاں بعد میں مذکورہ دن کہا گیا ہے)، جب تک کہ -

(a) اس کے پاس مذکورہ دن سے فوراً پہلے یا بعد میں تین دنوں میں سے کسی ایک دن پورے دن کی چھٹی ہے یا ہو گی، اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(b) فیکٹری کے منیجر کے پاس، مذکورہ دن سے پہلے یا شق (a) کے تحت متبادل دن جو بھی پہلے ہو،-

(i) انسپکٹر کے دفتر میں اس کے ارادے کا نوٹس پہنچایا کہ وہ کارکن کو مذکورہ دن اور اس دن کام کرنے کا مطالبہ کرے جس دن اسے تبدیل کیا جانا ہے، اور

((ii) فیکٹری میں اس سلسلے میں ایک نوٹس ظاہر کیا: بشرطیکہ کوئی متبادل نہیں بنایا جائے گا جس کے نتیجے میں کوئی کارکن پورے دن کی چھٹی کے بغیر لگاتار دس دن سے زیادہ کام کرے گا۔

اس ذیلی دفعہ کے ابتدائی الفاظ ہفتے کے پہلے دن کسی بالغ کارکن کو فیکٹری میں کام کرنے کی ضرورت یا اجازت دینے کی ممانعت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تاہم، اگر اس دفعہ کی شقوں (a) اور (b) کے تحت اقدامات کیے جاتے ہیں تو ممانعت ختم کر دی جاتی ہے۔ شق (b) کا جائزہ یہ واضح کرتا ہے کہ اس کے تحت جو کچھ کرنے کی ضرورت ہے، یعنی نوٹس دینا اور ظاہر کرنا صرف اس مقصد کے لیے ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 52 کے ابتدائی حصے میں موجود ممانعت سے چھوٹ حاصل کی جائے۔ اس لیے شق (b) کو ایکٹ کی کچھ دوسری شرائط سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی جو منیجر پر کچھ کرنے کا مثبت فرض عائد کرتی ہیں۔ اس ذیلی دفعہ کے ابتدائی الفاظ میں موجود ممانعت عام ہے اور منیجر تک محدود نہیں ہے۔ لہذا، اس کے بعد یہ ہو گا کہ جہاں دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے نافذ کردہ ممانعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کچھ کیا جاتا ہے تو منیجر اور قابض دونوں اس دفعہ میں مقرر کردہ سزاؤں کے ذمہ دار ہوں گے۔

ہم اس بات کی بھی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ دفعہ 52 کی شرائط کی تعمیل سے استثنیٰ کو چیف انسپکٹر آف فیکٹریز نے مسترد کر دیا تھا جیسا کہ منیجر کو 8 اپریل 1957 کے اپنے جواب کے دوسرے پیراگراف سے واضح ہو گا۔ یہ اس طرح چلتا ہے:

> "تاہم، اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اتوار کی شام سے C شفٹ کے کارکنوں کو ملازمت دینے کے بجائے، انہیں ہفتہ کی شام کو ملازمت دینے کا مشورہ دیا جائے گا۔ ان کارکنوں کی طرف سے ہفتہ کی آدھی رات کے بعد کیا گیا کام جو اگلی صبح تک جاری رہے گا، ہفتہ کو کیے گئے کام کی طرف سمجھا جائے گا۔ اس صورت میں ایکٹ کی دفعہ 52 کے تحت نوٹس جمع کرانا ضروری نہیں ہو گا۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ مؤقف ہونے کے ناطے، ہمیں مگن بھائی کے معاملے([1]) پر غور کرنے کا موقع ملتا. اگر یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہوتا کہ ہفتہ وار تعطیل کو اس کے علم یا رضامندی کے بغیر تبدیل کیا گیا تھا. لیکن ایسا نہیں ہے. مزید برآں، یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی مواد موجود ہے کہ منیجر نے جو کیا وہ اپیل کنندہ کے مکمل علم میں تھا اور غالبا اس کی رضامندی سے بھی تھا. اس سلسلے میں ہم اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ 18 جنوری 1957 کو ملز کے منیجر نے چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کو ایک خط بھیجا جو اس طرح چلتا ہے:

"ہاوڑہ ملز کمپنی لمیٹڈ.

ہاوڑہ، مغربی بنگال،

18 جنوری، 1957.

حوالہ نمبر. G.12/4968

کے چیف انسپکٹر آف، فیکٹریز

نیو سیکر ٹریٹ بیولڈنگ، کلکتہ.

محترم جناب،

ہم نمبر 1 مل میں اختتامی محکموں میں بیچنگ کو چلانے کے لیے آپ کی اجازت کی درخواست کرتے ہیں، جیسا کہ منسلک شیٹ پر دکھایا گیا ہے جو اتوار 27 جنوری 1957 سے نافذ ہو گا.

جلد جواب کو سراہا جائے گا.

یہ نوٹ کیا جائے گا کہ اس کے بعد تمام شفٹیں فی ہفتہ 48 گھنٹے کام کریں گی.

آپ کے وفادار،

دستخط شدہ /- جے. پی. بیل

مل مینیجر."

اس خط کی ایک نقل میسرز جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ، کلکتہ کو بھیجی گئی تھی جس میں اپیل کنندہ تسلیم شدہ طور پر منیجنگ ڈائریکٹر ہے. ہاوڑہ جوٹ ملز کرماچاری سنگھا کے جنرل سکریٹری کی طرف سے منیجر کو لکھے گئے اسی تاریخ کے خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کارکنوں نے مل منیجر کے تجویز کردہ شیڈول کے مطابق کام کرنے سے واضح طور پر انکار کر دیا تھا. تاہم سنگھ نے "سی" شفٹ کے لیے کام کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

متبادل اوقات کی تجویز پیش کی اور وہاں یہ تجویز دی گئی ہے کہ کارکن اتوار کو رات 8 بجے سے صبح 6 بجے تک کام کریں گے. اس شیڈول کو نیشنل یونین آف جوٹ ورکرز نے بھی قبول کیا تھا جس سے ملوں کے کچھ کارکنوں کا تعلق ہے. یہ اس کے جوائنٹ سکریٹری کے 21 جنوری 1957 کے خط سے ظاہر ہو گا. 5 فروری 1957 کو مل منیجر نے چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کو ایک اور خط لکھ کر کام کے اوقات کے نئے شیڈول کی منظوری کی درخواست کی. یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں تک کہ کام کے اوقات کے اصل شیڈول میں جو 18 جنوری 1957 کے خط کے ساتھ مل منیجر کے ذریعے منسلک کیا گیا ہے، پہلی شفٹ کا آغاز کا وقت بھی اتوار کو رات 8.30 بجے تھا. 9 فروری 1957 کو چیف انسپکٹر آف فیکٹریز نے مل منیجر سے کہا کہ وہ فیکٹری کی ورکس کمیٹی کی قرارداد یا دیگر دستاویزات آگے بھیجیں تاکہ یہ ظاہر ہو کہ مزدور اتوار کو رات 8 بج کر 30 منٹ پر فیکٹری میں کام کرنے پر راضی ہو گئے ہیں. اس پر مینیجر کا جواب اس طرح تھا:--

"محترم جناب،

از سر نو : نمبر 1 مل میں تین گُنا شفٹ کام کر رہی ہے

9 فروری 1957 کے آپ کے خط نمبر 818 کے حوالے سے، ہم آپ کی خواہش کے مطابق ہاوڑہ (جوٹ) ملز کرماچاری سنگھا کے جنرل سکریٹری اور نیشنل یونین آف جوٹ ورکرز کے جوائنٹ سکریٹری سے انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ نمبر 1 مل میں "C" شفٹ کے موجودہ کام کے اوقات کو اپنائیں.

ہمیں یقین ہے کہ یہ ترتیب میں پایا جائے گا اور آپ سے درخواست کریں گے کہ براہ کرم اپنے مشاہدے کے بعد اصل خطوط واپس کریں.

آپ کے وفادار،
جے پی بیل
مل مینیجر"

اس خط کی ایک نقل میسرز جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ کو بھیجی گئی تھی. یہ حقیقت کہ 18 جنوری 1957 اور 18 فروری 1957 کے خطوط کی کاپیاں جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ کو بھیجی گئی تھیں، جو قابض یعنی اپیل کنندہ کو ہمارے سامنے فکس کرے گی، اس علم کے ساتھ کہ منیجر نے کیا کرنے کی تجویز پیش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی تھی۔ لہذا، اس حقیقت کے بالکل علاوہ کہ جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر کے طور پر جو خود دہاوڑہ ملز کے مینجنگ ایجنٹ تھے، اپیل کنندہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ملز کے منیجر کی طرف سے کیا کیا جارہا تھا۔ ہمارے پاس اس حقیقت کا مثبت ثبوت ہے کہ منیجر نے اسے آگاہ کیا تھا کہ وہ کیا کرنے کی تجویز کر رہا تھا۔ اپیل کنندہ نے منیجر کو نئے شیڈول کو عملی جامہ پہنانے سے روکنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا جو اپنے آپ میں دفعہ 52 کے ابتدائی الفاظ کی خلاف ورزی تھی۔ ہم مزید نشاندہی کر سکتے ہیں کہ دفعہ 52(1)(a) اور (b) اجازت نامے کی شرائط مخصوص کارکنوں کو ہفتہ وار تعطیلات پر فیکٹریوں میں کام کرنے سے دفعہ 52 میں نافذ کردہ ممانعت کے عمل سے مستثنیٰ قرار دیتی ہیں۔ دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) اور (b) کے تحت ہفتہ وار تعطیل کے دن کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی عام اجازت نہیں دی جاسکتی تاکہ تمام کارکنوں کا احاطہ کیا جاسکے۔ لہذا، شرائط کی مناسب تعمیر پر یہ واضح ہے کہ جب بھی کارکنوں کو ہفتہ وار تعطیل پر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (یا اجازت دی جاتی ہے) تو ہر اس کارکن کے سلسلے میں چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کی مخصوص اجازت حاصل کی جانی چاہیے جسے اس دن کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ قانون کی شق ہونے کی وجہ سے قبضہ کرنے والے کو اس کا علم ہونا چاہیے۔ اس حقیقت سے باضابطہ طور پر آگاہ ہونے پر کہ مل منیجر اتوار کو رات 8.30 p.m سے C شفٹ شروع کرنے کی کوشش کر رہا تھا، ان کارکنوں کے ناموں کا خاص طور پر ذکر کیے بغیر جنہیں اس شفٹ میں کام کرنا تھا، وہ کچھ ایسا کر رہا تھا جو دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (1) کی شقوں (a) اور (b) کے دائرہ کار میں نہیں تھا۔ اس حقیقت کے بارے میں قابض کو حقیقی علم تھا اور اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 52 کی شرائط کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا جانا چاہیے۔

اس لیے اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document